بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصاراللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان143516 ضلع گورداسپور(پنجاب)انڈیا
Mob:9682536974, E-Mail.: ansarullah@qadian.in

انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔ تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خطّ وخال ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 22؍اپریل 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ(یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ. اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ. الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۙ. مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ؕ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ. صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬. غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ.

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج کل ہم رمضان کے مہینہ سے گزر رہے ہیں اور تقریباً دو عشرے ختم ہو گئے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر مومن اِس مہینہ میں یہ کوشش کرتا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اِس مہینہ کے فیض سے حصہ لے۔

اللہ تعالیٰ نے روزوں کی فرضیت کے حکم میں شروع میں ہی روزہ کا یہ مقصد بیان فرمایا ہے کہ روزے تم پر اِس لئے فرض کئے گئے ہیں تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ پس روزوں اور **رمضان کے فیض سے ہم تبھی حصہ پاسکیں** گے جب ہم روزوں کے ساتھ اپنے تقویٰ کے معیار بھی بلند کرنے والے ہوں گے، ہر قسم کی برائیوں سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی کوشش کریں گے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے۔ کیا صرف نام کا روزہ رکھنا ہی ہمارے لئے کافی ہے؟ سحری اور افطاری کرنا ہی کافی ہے؟ کیا ہمارا اتنا کام ہی ہمیں روزہ کی ڈھال کے پیچھے لے آئے گا کہ ہم نے سحری اور افطاری کرلی؟ نہیں! بلکہ اِس کے لوازمات کو بھی دیکھنا ہوگا اور بنیادی مقصد جو اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے جیسا کہ میں نے کہا کہ وہ یہ ہے کہ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ پس اگر ہم نے اپنے روزوں کو، اپنے رمضان کو وہ روزے اور رمضان بنانا ہے جو اللہ تعالیٰ کی خاطر ہو، اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو، جس کا اجر خود اللہ تعالیٰ بنتا ہو تو ہمیں پھر اُسے اُس معیار پر لانا ہوگا جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔

ہم اپنے آپ کو مومن کہتے ہیں، مسلمان کہتے ہیں، یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرتؐ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے آپؐ پر اپنے ایمان کو کامل کرتے ہوئے اِس بات کو بھی ماناہے کہ آپؐ کی پیشگوئی کے مطابق

جس مسیح و مہدی نے آنا تھا وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے وجود میں آچکا ہے اور اب دین اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا کام اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق اِس مسیح و مہدی کے ہاتھ سے ہی ہونا ہے۔ **پس ہمارا فرض ہے کہ** اپنے اندر اسلام کی حقیقی روح کو قائم رکھنے کے لئے مسیح موعودؑ سے ہی رہنمائی لیں۔

چنانچہ جب ہم دیکھتے ہیں کہ تقویٰ کے متعلق آپؑ کیا ارشاد فرماتے ہیں تو اِس مضمون سے بھی ہمیں آگاہی ہوتی ہے کہ تقویٰ کیا ہے؟ جیسا کہ میں نے کہا کہ ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور ہم ایمان لانے والوں میں شامل ہیں تو حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں **تو پھر سنو کہ ایمان کا پہلا مرحلہ یہ ہے کہ انسان تقویٰ اختیار کرے۔**

اور پھر فرمایا کہ تقویٰ کیا ہے؟ تو اِس کا جواب یہ ہے کہ ہر قسم کی بدی سے اپنے آپ کو بچانا۔ اب اگر ہم جائزہ لیں تو یہ کوئی معمولی بات نہیں، ہمیں اپنے جائزے سے ہی پتا چل جائے گا کہ کیا ہم تقویٰ کا حق ادا کرتے ہوئے حقوق اللہ کی ادائیگی کر رہے ہیں، کیا ہم تقویٰ پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق ادا کر رہے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا! یہ بات کہ تقویٰ کیا ہے اُس وقت تک پتا نہیں چل سکتی جب تک اِن باتوں کا مکمل علم نہ ہو۔ علم حاصل کرنا ضروری ہے کیونکہ بغیر علم کے کوئی چیز حاصل ہی نہیں ہو سکتی، اُس کو آدمی پا ہی نہیں سکتا۔

آپؑ نے فرمایا! یہ علم حاصل کرنے کے لئے کہ کیا اللہ تعالیٰ کے حق ہیں، کیا بندوں کے حق ہیں، کن باتوں سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے، کن باتوں کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، **اِس کے لئے بار بار قرآن شریف کو پڑھو۔** فرمایا! اور تمہیں چاہئے کہ برے کاموں کی تفصیل لکھتے جاؤ جب قرآن شریف پڑھ رہے ہو اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید سے کوشش کرو کہ اِن بدیوں سے بچتے رہو۔

پس اِس رمضان میں ہم قرآن شریف بھی پڑھ رہے ہیں اور عموماً قرآن کریم پڑھنے کی طرف زیادہ توجہ ہوتی ہے **تو اِس سوچ سے پڑھنا چاہئے** کہ اِس کے اوامر و نواہی پر ہم نے غور کرنا ہے اور برے کاموں سے رکنا ہے اور اچھے کاموں پر عمل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ آپؑ نے فرمایا! قرآن شریف میں اول سے آخر تک اوامر و نواہی اور احکام الٰہی کی تفصیل موجود ہے۔

آپؑ نے اِس بات کو بڑے زور سے بیان فرمایا کہ جب تک انسان متقی نہیں بنتا اُس کی عبادات اور دعاؤں میں قبولیت کا رنگ پیدا نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ (المآئدہ:28) یعنی بے شک اللہ تعالیٰ متقیوں ہی کی عبادت کو قبول فرماتا ہے۔ فرمایا! یہ سچی بات ہے کہ نماز، روزہ بھی متقیوں کا ہی قبول ہوتا ہے۔

عبادات کی قبولیت اور اِس سے مراد کیا ہے؟ تو اِس کا جواب یہ ہے کہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ نماز قبول ہو گئی ہے تو اِس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ نماز کے اثرات اور برکات نماز پڑھنے والے میں پیدا ہو گئے ہیں۔ جب تک

وہ برکات اور اثرات پیدا نہ ہوں فرمایا! اُس وقت تک نری ٹکریں ہی ہیں۔ پس ہمیں دیکھنا ہو گا کہ کیا ہمارا رمضان، ہمارے روزے ہمیں اِس معیار پر لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ فرمایا! پس پہلی منزل اور مشکل اُس انسان کے لئے جو مؤمن بننا چاہتا ہے یہی ہے کہ برے کاموں سے پرہیز کرے اور اِس کا نام تقویٰ ہے۔

پس اگر ہماری عبادتوں، ہمارے روزوں، ہمارے قرآن کریم پڑھنے نے اگر ہم میں عملی تبدیلیاں پیدا نہیں کیں اور **تقویٰ جس کا حصول روزوں کا مقصود ہے وہ حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی تو ہم نے اپنے روزوں کے مقصد کو پورا نہیں کیا۔** ہم نے اُس ڈھال کے متعلق باتیں تو کی ہیں جس کے بارہ میں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے لیکن ہم نے اُس ڈھال کے استعمال کا طریق سیکھنے کی کوشش نہیں کی، ہم نے سحری اور افطاری کا اہتمام تو کیا لیکن ہم نے سحری اور افطاری کھانے کے مقصد کو پورا نہیں کیا، ہم نے سارا دن بغیر کھائے پیئے گزار تو دیا لیکن ہم نے اُس فاقہ کے مقصد کو پورا نہیں کیا جو مقصد تقویٰ سے پورا ہوتا ہے اور جو تقویٰ ہم میں پیدا ہونا چاہئے تھا۔ پس یہ ہمیں جائزے لینے ہوں گے کہ ہوُا یا نہیں۔

مزید برآں حضور انور ایدہ اللہ نے **حضرت مسیح موعودؑ کے بعض اور اقتباسات** بھی تقویٰ کے بارہ میں پیش فرمائے جس سے ہماری رہنمائی ہوتی ہے کہ اصل تقویٰ کیا ہے اور کس قسم کا تقویٰ حضرت مسیح موعودؑ ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

اصل تقوی جس سے انسان دھویا جاتا ہے اور صاف ہوتا ہے اور جس کے لئے انبیا آتے ہیں وہ دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ کوئی ہو گا جو قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰهَا کا مصداق ہو گا۔ یعنی جس نے اس کو پاک کیا وہ اپنا مقصد پا گیا۔ پاکیزگی اور طہارت عمدہ شئے ہے۔ **انسان پاک اور مطہر ہو تو فرشتے اس سے مصافحہ کرتے ہیں۔**

لوگوں میں اس کی قدر نہیں ہے ورنہ ان کی لذات کی ہر ایک شئے حلال ذرائع سے ان کو ملے۔ چور چوری کرتا ہے کہ مال ملے لیکن اگر وہ صبر کرے تو خدا تعالیٰ اسے اور راہ سے مالدار کر دے گا اور یہ صرف چوری ظاہری چوری نہیں ہے بعض کاروباری لوگ بھی جو غلط قسم کی چیزیں اپنی بیچتے ہیں وہ بھی اسی زمرے میں آجاتی ہیں۔ ایمان جب انسان کے دل سے نکل جاتا ہے تو اسی وقت اس قسم کی حرکتیں ہوتی ہیں۔

فرمایا کہ جیسے بکری کے سر پر شیر کھڑا ہو تو وہ گھاس بھی نہیں کھا سکتی تو بکری جتنا ایمان بھی لوگوں کا نہیں ہے۔ گناہوں اور برائیوں کو جب انسان کرتا ہے تو اس وقت یہ احساس ہونا چاہئے کہ **خدا تعالیٰ ہمیں ہر وقت دیکھ رہا ہے۔** فرمایا کہ اصل جڑ اور مقصود تقوی ہے۔ جسے وہ عطا ہوئی تو سب کچھ پا سکتا ہے بغیر اس کے ممکن نہیں ہے کہ انسان چھوٹے گناہوں سے اور بڑے گناہوں سے بچے۔

تقوی سے سب شئے ہے۔ قرآن نے ابتدا اسی سے کی ہے۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ سے مراد بھی تقویٰ ہے کہ انسان اگرچہ عمل کرتا ہے مگر خوف سے جرات نہیں کرتا کہ اسے اپنی طرف منسوب کرے اور اللہ

تعالیٰ سے مدد مانگتا ہے۔ پھر دوسری صورت بھی ھُدًی لِلْمُتَّقِیْنَ سے شروع ہوتی ہے۔ نماز روزہ زکوۃ وغیرہ سب اسی وقت قبول ہوتا ہے جب انسان متقی ہو۔ اس وقت گناہ کی طرف بلانے والی تمام چیزیں جو ہیں ان کو اللہ تعالیٰ دور کر دیتا ہے۔ اگر تقویٰ ہو، بیوی کی ضرورت ہو تو بیوی دیتا ہے دوا کی ضرورت ہو تو دوا دیتا ہے جس کی شئے کی حاجت ہو وہ دیتا ہے اور ایسے مقام سے روزی دیتا ہے کہ اسے خبر نہیں ہوتی۔

پھر فرماتے ہیں، اس اصول کو ہمیشہ مد نظر رکھو کہ **مؤمن کا کام یہ ہے** کہ وہ کسی کامیابی پر جو اسے دی جاتی ہے شرمندہ ہوتا ہے کہ میں تو اس قابل نہیں تھا اللہ تعالیٰ کے فضل نے ہی سب کچھ دے دیا۔ اور جب یہ احساس ہوتا ہے پھر خدا تعالیٰ کی حمد کرتا ہے اور اس طرح پر وہ قدم آگے رکھتا ہے اور ہر ابتلا میں ثابت قدم رہ کر ایمان پاتا ہے۔ فرمایا حقیقی مؤمن ہر چیز جب اللہ تعالیٰ کے فضل کی طرف منسوب کرتا ہے تو پھر اس کے اوپر نعمتوں کا دروازہ کھلتا چلا جاتا ہے۔ اور اس طرح پر ہر ایک کامیابی کے بعد اس کا خدا سے ایک نیا معاملہ شروع ہو جاتا ہے اور اس میں تبدیلی ہونے لگتی ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا۔ خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے جو متقی ہوتے ہیں۔

فرمایا **تقویٰ کا اثر اسی دنیا میں متقی پر شروع ہو جاتا ہے** یہ صرف ادھار نہیں نقد ہے بلکہ جس طرح زہر کا اثر اور تریاق کا اثر فوراً بدن پر ہوتا ہے اسی طرح تقویٰ کا اثر بھی ہوتا ہے۔ پس اگر نیک کام کرنے عبادات کرنے نیکیاں بجالانے کے باوجود انسان کی حالت پر اثر نہیں پڑ رہا تو پھر قابل فکر بات ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں۔ جب تک واقعی طور پر انسان پر بہت سی موتیں نہ آ جائیں وہ متقی نہیں بنتا۔۔۔ سب طرف سے آنکھیں بند کر کے پہلے تقویٰ کی منازل طے کرو، جتنے نبیؑ آئے سب کا مدعا یہی تھا کہ تقویٰ کی راہ سکھلائیں۔ اِنْ اَوْلِیَآؤُہٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ (الانفال :35) **مگر قرآن شریف نے تقویٰ کی باریک راہوں کو سکھلایا** ہے۔۔۔ مختصر خلاصہ ہماری تعلیم کا یہی ہے کہ انسان اپنی تمام طاقتوں کو خدا کی طرف لگا دے۔

خطبہ ثانیہ سے قبل حضور انور ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

مختلف زاویوں سے جو حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں نصائح فرمائی ہیں وہ بعض حوالے میں نے پیش کئے ہیں تاکہ ہمیں تقویٰ کے مطلب اور اُس کی گہرائی کا بھی علم ہو اور ہم جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے آپؑ کی جماعت میں شامل ہو کر تقویٰ کی حقیقی روح کو سمجھتے ہوئے اُس پر چلنے والے بھی ہوں۔ رمضان کے اِن بقیہ دنوں میں جس حد تک ممکن ہو ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ تقویٰ کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اِس کی توفیق عطاء فرمائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ